

نافذ کیے بغیر بھی کوئی دوسرا طریقہ دنیا میں واقعی قانون کی حکمرانی و رہا۔ تری قائم کرنے کا ہے؟ — دنیا کے جتنے بھی دوسرے طریقے ہیں وہ تو کسی شخص، گروہ یا طبقے کی مرضی ہی کو لوگوں پر مسلط کرنے کے لیے ہیں، کیونکہ غالب شخص، گروہ اور طبقہ جب چاہے قانون کی ناک مرد ڈکراسے اپنی مرضی کے مطابق کر داسکتا ہے۔ — مگر یاد رہے کہ نظام شریعت و بصورت متفقہ شریعت بل (خدا کا قانون ہی ہے جو اٹل، بے لاگ اور سب انسانوں کے لیے یکساں متصفانہ اور ان کی دست برد سے بالاتر ہے کیونکہ سب انسان مل کر بھی اسے تبدیل نہیں کر سکتے۔

آخر جو احکام صاف الفاظ میں ہمارے خالق و مالک نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات میں بغیر کسی ابہام کے بیان کر دیئے ہیں ان میں تحریف و تبدیلی یا ساقط کون اور کس اتھارٹی سے کرے؟ لہذا حکومت کے لیے ہر وہ اقدام جو شریعت بل میں تحریف و تبدل اور تاخیر و تسیخ پر منتج ہو جمہوری، اسلامی اور اخلاقی طور پر ممنوع اور ہر لحاظ سے مذموم ہے۔

الغرض شریعت بل، نہر طالت کی طرح اس دور میں ابتلاء اور آزمائش کا مسلسل ذریعہ بن رہا ہے۔ بہت سے دین اور شریعت کے نام پر زندگی کا کاروبار چلانے والے، کتنے طالع آزمایا ستان، کتنے مفاد پرست اور ابن الوقت حکمران، کتنے لادینیت کے علمبردار اس آزمائش سے اپنی اصل صورت میں ظاہر ہوئے اور ان کی قلعی کھل گئی۔ شریعت بل ایک کسوٹی ہے جس نے کھرے اور کھوٹے کو الگ کر دیا اور تاریخ یہ سب کچھ محفوظ کر رہی ہے۔ اگر اس کے باوجود بھی کسی کی دیدہ عبرت و انہیں ہوتی تو خدا کی بارگاہ میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ پیشروؤں کے انجام پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔

ہم نے دیکھا ہے وہ بت توڑ دیئے جاتے ہیں
جن میں ہو جاتا ہے اندازِ خدائی پیدا

فتحِ خوست — اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا پیش خیمہ

غیرت و حمیت اور جذبہ جہاد سے سرشار افغان مجاہدین نے بالآخر ایسے حالات میں جبکہ امریکہ نے بھی تعاون سے ہاتھ کھینچ لیا اور اپنے بھی بیگانے ہو گئے، فاتحِ خوست مولانا جلال الدین حقانی کی قیادت میں کابل کے بعد جنگ اور دفاعی اعتبار سے خصوصی اہمیت کا حامل اہم صوبہ اور مضبوط فوجی چھاؤنی ”خوست“ کو بھی فتح کر لیا، اور اسلام کی تاریخ جہاد و عزیمت میں ایک نئے اور شاندار باب کا اضافہ کر دیا ہے۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے اور ہم اس کی عنایت و انتخاب کے ممنون ہیں کہ اس طویل اور عظیم جہاد میں (جو اس صدی میں سرخ روسی سامراج کے مقابلہ میں پہلا بھرپور اور عظیم جہاد ہے) مرکزِ علم و ارا علوم حقانیہ کے

روحانی ابناء کا عظیم اور قائدانہ حصہ ہے، اور محمد اللہ حقانی جاں نثار محاذ جنگ کے ہر معرکے میں فرسٹ لائن ثابت ہو رہے ہیں۔ آج کئی جماعتوں اور اہم محاذوں کی ہائی کمان ان کے ہاتھوں میں ہے۔ نحوست کے حالیہ شدید معرکہ میں جس طرح جنگ کی کمان اور قیادت دارالعلوم کے قابل فخر پیوت مولانا جلال الدین حقانی کے ہاتھ میں رہی اسی طرح حملہ آور فوج اور یلغار میں پہل کرنے والے سپاہیوں کی جماعت ”چپاؤ گروپ“ (چھاپہ مار گروپ) بھی حقانی طلبہ پر مشتمل تھی اور اس گروپ کے تقریباً زیادہ تر شرکاء اور ان کی تعارضی قیادت کرنے والے مولوی عالم گل حقانی بھی دارالعلوم حقانیہ کے درجہ سادسہ کے طالب علم ہیں۔ ان بہادر نوجوانوں نے سرمتھیلی پر رکھ کر جس جرأت، شجاعت، بہادری اور استقامت و عزیمت کا مظاہرہ کیا اُس کی تفصیلی روئیداد مسکمر پانی پت، بالاکوٹ، ریشمی رومال، شمالی اور تھانہ بھون کی تاریخ سامنے آجاتی ہے اور سننے والے بے اختیار غش غش کر اٹھتے ہیں۔ ۴۹ افراد پر مشتمل ”چپاؤ گروپ“ کے ان حقانی جانبازوں کی پہلی یلغار کے نتیجے میں نحوست محاذ جنگ پر نجیب انتظامیہ کی ہائی کمان کا جرنیل گرفتار ہوا تو مضبوط دفاعی مورچوں میں بیٹھے صف اول کے ہزاروں فوجیوں کے پاؤں اس طرح اکھڑے کہ پوری فوج کو سوائے راہ فرار کے اور کوئی ترکیب نہ سوجھی اور نحوست چھوڑ کر بھاگنے اور گردیز میں پناہ لینے کے بغیر ان کا اور کوئی ہدف باقی نہ رہا۔

جیسا کہ دارالعلوم کا مدرّس علمی ”دارالعلوم دیوبند“ اپنے دور میں مغربی سامراج کے لیے قہر الہی ثابت ہوا اُسی طرح آج محمد اللہ دارالعلوم حقانیہ بھی اپنے مستفیدین اور قابل فخر روحانی ابناء اور فضلاء کی شکل میں دنیا کی سب سے بڑی ظالم، جابر اور اشتراکی قوت کے لیے سدا سکندری بنا ہوا ہے۔

ان آدم تا ایس دم انسانی بالخصوص اسلامی تاریخ کی متواتر شہادتیں ہیں کہ اصل فیصلہ کن چیز ملتوں اور قوموں کی تقدیر کو بدلنے والی حقیقت، ممالک کا سیاسی اور جنگی نقشہ یکسر تبدیل کرنے والی طاقت، اعداد و شمار اور قلت و کثرت کا تناسب اور تسلیم شدہ صورتحال نہیں ہوتی۔ اصل انقلاب انگیز طاقت اور ناممکن کو ممکن بنانے والی چیز اُس ہستی کا وجود ہے جو عزم و ایمان کی خارق عادت طاقت سے سرشار صورتحال کو یکسر تبدیل کر دینے کے لیے ہمہ تن تیار اور اس کی راہ میں ہر طرح کی قربانی و جان نثاری، خطر پسندی و مہم جوئی کے لیے مضطرب قرار ہو۔ تاریخ کی شہادت ہے کہ اس موقع پر ٹھوس اعداد و شمار اور مشکلات اور محالیتوں کے پہاڑ برف اور موم کی طرح پگھل کر پانی ہو جاتے ہیں اور فتح کا آفتاب رات کے اندھیرے اور بردی کے کھر کو بھیرتا اور آنکھوں کو خیرہ کرتا ہوا طلوع ہوتا ہے۔ بس یہی سلطان صلاح الدین ایوبی کی صلیبی جنگوں اور افغان مجاہدین کے بارہ سالہ جہاد کی تاریخ کا خلاصہ ہے۔

مثیل کلیم ہو اگر معسر کہ آزما کوئی اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لا تحف

ہمارے ہاں اور پوری دنیا میں جو سوشلسٹ اور کمیونسٹ دانشور مجاہدین کے انتشار پر بغلیں، بجا رہے تھے اور یہ یاد کر رہے تھے کہ افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب کے راستے کی رکاوٹ درحقیقت مجاہدین نہیں بلکہ وہ امریکہ تھا جو مجاہدین کو منظم کر رہا تھا اور جس کی پشت پناہی کمزور ہوتے ہی مجاہدین کبھی نا شروع ہو گئے، وہ اب اپنے تجربوں پر پشیمان ہوں گے کیونکہ مجاہدین پر ان کی تمام بھینٹیوں اور طعنوں کی حقیقت بے معنی تھی۔ مجاہدین کے ساتھ کائنات کی سب سے بڑی طاقت اللہ رب العالمین کا تعاون اور اسی کی مدد شامل حال تھی اور بے سروسامانی میں خواست کی فتح اسی کی قدرت ہی کا تو کرشمہ ہے۔

روسی راہنماؤں کے دل میں تحریک کی اک لہر اٹھی تھی کہ پڑوس کے ایک کمزور پسماندہ مگر قدرتی وسائل سے مالا مال ملک پر قبضہ کر لیا جائے، یہ آرژوس سے کھینچ کر افغانستان کے دلدل میں لے آئی۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بظاہر افغانستان اور روس کی لڑائی تو فی الحقیقت ہاتھی اور چوہی کی لڑائی تھی۔ افغان قوم نے محض جرأت ایمانی، حریت پسندی، جہاد اور غیرت و حمیت کے جذبے اور مسلسل گیارہ سال تک عزیمت و استقامت کے ساتھ سولہ لاکھ افراد کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے جس طرح روس کو عبرتناک شکست دی اور اب فتح خواست کی صورت میں جس اولوالعزمی اور بلند کردار کا مظاہرہ کیا اُس نے تو ابرہہ کے ہاتھیوں اور ابابیلوں کے قرآنی واقعہ کی یاد تازہ کر دی۔

دینام میں امریکی شکست کے بعد روس و تینام کی فتح کے نشے میں چور رہا، وہ اپنے برابر کی سپر پاور کو شکست دے کر اناؤ لا غیرئی کے زعم باطل میں مبتلا تھا، اس دوران مشرقی یورپ پر بھی اس کی گرفت مضبوط رہی، مگر اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ قانون روس کے زعم و غرور کو کہاں برقرار رہنے کی اجازت دے سکتا تھا، باری تعالیٰ کا تو یہ ارشاد ہے:-

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (البقرہ ۲۵۱)

اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعے سے دفع نہ کرتا رہتا تو روئے زمین پر فساد برپا ہو جاتا لیکن اللہ تو جہان والوں پر بڑا فضل رکھنے والا ہے۔

آج ہم جن عالمی تبدیلیوں کے مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں یہ سب افغان مجاہدین کے خالص اسلامی جہاد کا صدقہ ہیں۔ روس کو اگر افغانستان میں شکست نہ ہوتی تو وہ اپنے زعم باطل کو لیے بیٹھا رہتا اور اس حقیقت کا شعور اسے کبھی حاصل نہ ہو پاتا کہ اگر نہتے، غیر منظم، پسماندہ اور ان پڑھ افغان عوام اسے کھلے چیل میدان میں

شکست دے سکتے ہیں اور ذلت و رسوائی کے ساتھ پسپائی پر مجبور کر سکتے ہیں تو وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ مشرقی جرمنی، ہنگری، چیکو سلواکیہ، پولینڈ اور بلغاریہ وغیرہ کو کب تک اپنے قبضے میں رکھ سکے گا۔ آج تہذیبوں کا جو نیا دور شروع ہوا ہے اس کا نقطہ آغاز افغانستان ہے۔ آج جس کو جہاں آزادی حاصل ہو رہی ہے وہ افغانوں کے خون کا ممنون احسان ہے۔ افغانوں کے خون کی حرارت نے ساری دنیا کے مظلوموں کو نئی جرأت دی، نیا حوصلہ دیا اور ظالم سامراج کا حوصلہ توڑ دیا، اس کا ظلم سامری غارت کر دیا۔ اب افغانوں جیسی تحریک کو روکنے اور مزید خسارے سے بچنے کے لیے غلاموں کی زنجیریں کھولی جا رہی ہیں۔ افغان عوام اگر اپنے لہو کی ندیاں نہ بہاتے تو سرخ سامراج سے آج کسی کو چھٹکارا نصیب نہ ہوتا۔

خلیج میں صدام حسین کے شرمناک کردار سے پورے عالم انسانیت میں مسلمانوں کی رسوائی ہوئی مگر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے افغان مجاہدین کو (ماسکو خورد) خواست کی فتح سے نوازا تو دنیا پر یہ بات آشکارا ہو گئی کہ حقیقت اسلام اور خالص اسلامی جہاد افغان مجاہدین کے پاس ہے جس کی ادنیٰ کرامات اور ثمرات میں ایک ”فتح خواست“ ہے۔ جو غیر معمولی جرأت و ہمت اور بے مثال شجاعت و شہامت والے اولوالعزم افغانوں اور مجاہد شاہینوں اور عقابوں کے معرکہ جہاد کا نقطہ آغاز اور بدر کی طرح مستقبل کی فتوحات کا پیش خیمہ ہے۔

ہمارا یقین ہے کہ مستقبل قریب میں پہاڑوں سے گھرا ہوا افغان مجاہدین کا اپنا ملک ان کو اپنے بلند عزائم کے سامنے محدود اور تنگ نظر آئے گا اور فتح و ظفر کے شوق کی تسکین اور شجاعت و شہامت کے جوہر دکھانے اور جذبہ فوقی شہادت کی تکمیل کے لیے وہ مہم قند و بخارا، چین و ہند کا بھی رخ کریں گے۔ اور آج جو پوری اسلامی دنیا ذہنی افسردگی، بد نظمی اور سیاسی انتشار کا شکار ہے ایسے حالات میں حرکت و زندگی اور جوش و جذبہ سے بھرپور جفاکش اور جنگجو افغان مجاہدین قلیل تعداد کے باوجود ”خواست“ کی طرح افغانستان میں عالم اسلام کے مختلف محاذوں پر کفر کی بڑی بڑی فوجوں کو شکست دیتے ہوئے مضبوط اور مستحکم اسلامی نظام حکومت قائم کریں گے اور یہ بھی یقین ہے کہ اس سے پوری دنیا کے مسلم معاشرہ کے تن ناتواں میں نیا خون ابھرے گا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا نیا دور شروع ہوگا۔

عبد القیوم حقانی

